واقعۂ معراج

اور

دیدارِ الٰہی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

(منگل یکم رجب المرجب ۱۴۴۴ھ - ۲۰۲۳/۰۱/۲۴ء)

از: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

واقعۂ معراج اور دیدارِ الٰہی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

شبِ معراج اللہ تعالی نے مصطفی جانِ رحمت ﷺ کو اپنے پاس بلاکر، جو خصوصیت، شرَف، قُرب اور اپنا دیدار بخشا، خوش بختی کی ایسی معراج وسعادت کبھی کسی اَور نبی ورسول کے حصے میں نہیں آئی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ﴾[1] "پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں

(١) پ١٥، الإسراء: ١.

رات لے گیا، مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ (جس کے اِرد گرد ہم نے برکت رکھی ہے)؛ تاکہ ہم اُسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ سنتا دیکھتا ہے"۔

معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے سرورِ دو جہاں ﷺ کو بے حد و حساب اِنعام واِکرام سے نوازا، اس مبارک رات تاجدارِ رسالت ﷺ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک، اور وہاں سے آسمانوں کی سَیر فرماتے ہوئے سدرۃُ المنتہیٰ سے اوپر، جہاں تک ربِ کائنات نے چاہا تشریف لے گئے، عرش وکرسی، لَوح وقلم، جنّت ودوزخ وغیرہ بڑی بڑی نشانیوں کا مشاہَدہ فرمایا، انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اِمامت فرمائی، آپ کو فرض نمازوں کا تحفہ عطا ہوا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دیدار سے مشرَّف فرمایا!۔

حضور نبیٔ کریم ﷺ کو جو رؤیتِ باری تعالیٰ بخشی گئی، وہ چشمانِ مبارک سے تھی یا قلبی طور پر تھی، اس بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی آراء باہم مختلف ہیں، البتہ زیادہ صحیح، راجح اور مختار قول یہی ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے اپنی چشمانِ سر سے اپنے ربّ تعالیٰ کا دیدار کیا۔ اس مَوقِف کی تائید میں قرآن وحدیث، فرامینِ صحابہ اور علمائے اُمّت کے چند اَقوال بطورِ دلائل حسبِ ذیل ہیں:

شبِ معراج دیدارِ الٰہی قرآن کی روشنی میں

(۱) حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امّت ﷺ نے سفرِ معراج میں خالقِ کائنات جلّ جلالہ کے قُربِ خاص میں تجلّیات واَنوار کا مشاہَدہ کیا، اور راز ونیاز کے جو پیغامات انہیں عطا ہوئے، وہ مخلوق کی عقل سے بالاتر ہیں، اِس سے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۞ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۞ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۞ فَاَوْحٰٓى اِلٰى

﴿عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى﴾[1] "وہ آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھا، پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خُوب اُتر آیا، تواُس جلوے اور اِس حبیبِ کریم میں دو ۲ ہاتھ کا فاصلہ رہا، بلکہ اس سے بھی کم۔ اَب وَحی فرمائی اپنے بندۂ خاص پر جو چاہا وَحی فرمائی!"۔

امام ابن جریر طَبری اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "وقال آخَرون: بل معنى ذلك: ثمّ دَنا الربُّ من محمدٍ ﷺ فتدَلّى"[2]. "دیگر مفسّرین نے کہا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ "اللہ تعالی اپنے حبیب کریم ﷺ سے قریب ہوا، تووہ بھی اپنے رب تعالی سے قریب ہو گئے"۔

علّامہ بَغَوی اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "ثمّ دَنا الرَبُّ ﷻ مِن محمدٍ ﷺ فتدَلّى"[3]. "اللہ تعالی اپنے حبیب کریم ﷺ سے قریب ہوا، تووہ بھی اپنے رب تعالی سے قریب ہو گئے"۔

(۲) اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾[4] "اس حبیب کریم کی آنکھ نہ کسی طرف پھری، نہ حد سے تجاوُز کیا، یقیناً اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں"۔ یہ سرورِ کونین ﷺ کی شان اور اللہ کی دی ہوئی طاقت تھی، کہ آپ ﷺ نے رب تعالی کا قُربِ خاص حاصل کیا، اَنوار وتجلّیات کے نظارے کیے، جنّت ودوزخ اور عالَمِ ملکوت کے عجائبات کا مشاہدہ فرمایا، انبیاء وملائکہ سے ملاقات کی، لیکن نہ توآپ کی آنکھیں اُن اَنوار کی چمک دَمک سے خیرہ

---

(۱) پ۲۷، النّجم: ۷-۱۰.

(۲) "جامع البيان" سورة النجم، تحت الآية: ۸، ۹، ر: ۲۵۱۰۹، الجزء ۲۷، صـ۶۰.

(۳) "مَعالم التنزيل" سورة النجم، تحت الآية: ۸، ۹، ۴/۲۴۶.

(۴) پ۲۷، النجم: ۱۷، ۱۸.

ہو کر چُندھیائیں، نہ بند ہوئیں، نہ جھپکیں، نہ دل گھبرایا، بلکہ جی بھر کر دیدار کیا۔

شبِ معراج دیدارِ الٰہی، اَحادیث مبارکہ کی روشنی میں

(۱) حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «رَأَيْتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى»[1] "میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھا۔ امام جلال الدین سُیوطی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی "خصائص کبریٰ" اور علّامہ عبد الرؤف مُناوی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی "تیسیر شرح جامع صغیر" میں فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث بسندِ صحیح ہے"[2]۔ نیز حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس فرمانِ مبارک کو حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے (رؤیت کی نفی سے متعلق) قول پر فَوقیت حاصل ہے۔

(۲) حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «قال لي ربّي جَلَّ وَعَلَا: نحلتُ إبراهيمَ خلّتي، وكلّمتُ موسى تكليماً، وأعطيتُك يامحمد كفاحاً![3]»[4] "مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا، اور موسی سے کلام فرمایا، اور تمہیں اے حبیب مُواجہ بخشا، کہ بے پردہ وحجاب تم نے مجھے دیکھا!"۔

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عباس ...إلخ، ر: ۲۵۸۰، ۱/ ٦۱۱.

(۲) انظر: "الخصائص الكبرىٰ" باب خصوصيته صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم بالإسراء ...إلخ، حديث ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، ۱ / ۲٦۷. و"التيسير شرح الجامع الصغير" حرف الراء، تحت ر: ٤۳۷۷، ۳/ ٥۲٦.

(۳) في "مجمع بحار الأنوار": "كفاحا" أي: "مواجهة ليس بينهما حجاب ولا رسول" [حرف الكاف، كفح، ٤/ ٤۲٤]. "کفاح کا معنی بالمشافہ دیدار کرنا ہے، جبکہ درمیان میں کوئی پردہ اور قاصد نہ ہو"۔

(٤) "تاريخ دِمشق" حرف الألف، باب ذكر عروجه إلى السماء واجتماعه بجماعة من الأنبياء، ر: ۸۰۰، ۳/ ٥۱۷.

(۳) حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے راویت ہے، حضور سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إنّ الله تعالى أعطى موسى الكلامَ، وأعطاني الرُؤية، وفضّلني بالمقام المحمود، والحوض المورود»[1] "بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو دولتِ کلام بخشی، اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا، اور مجھ کو شَفاعت کبریٰ و حوض کوثر سے فضیلت بخشی"۔

(۴) حضرت سیّدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا، حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سدرۃ المنتہیٰ کا وصف بیان فرمارہے تھے، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! حضور نے اس کے پاس کیا دیکھا؟ فرمایا: «رأيتُه عندها» يعني ربَّه[2]. "حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "مجھے اس کے پاس رب تعالی کا دیدار ہوا"۔

(۵) حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن عائش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «رَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ الصُّورَةِ»[3] "میں نے اپنے ربّ کو سب سے خوبصورت ترین صورت میں دیکھا"۔

(٦) ایک روایت میں ہے کہ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم بلندیوں کو طے فرما کر ﴿قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾[4] کی منزلِ اعلی پر تشریف فرما ہوئے، تو قربِ خداوندی میں آداب کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے عرض کی: «التحيّاتُ لله والصّلوات

---

(١) "كنز العمال" حرف القاف، كتاب القيامة من قسم الأقوال، رؤية الله تعالى، ر: ٣٩٢٠٠، ١٤/ ١٩١.

(٢) "الدر المنثور" سورة الإسراء، تحت الآية: ١، ٥/ ٢٢١.

(٣) "السنة" لابن أبي عاصم، باب، ر: ٤٦٧، ١/ ٢٠٣.

(٤) پ٢٧، النجم: ٩.

وَالطَّيِّباتُ» "ہماری قولی، فعلی اور مالی تمام عبادتیں صرف اللہ تعالی کے لیے ہیں!"
خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے تحفۂ سلام قبول فرماکر مہمانِ معراج کا استقبال کرتے ہوئے
فرمایا: «السّلامُ عليكَ أَيُّها النَّبيُّ وَرَحمَةُ الله وبركاتُهُ!» "اے نبی! آپ پر
سلام ہو، اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں!" پھر سرکارِ دوعالم ﷺ نے اِس طرح
عرض کی: «السّلامُ علينا وعَلى عِبادِ الله الصَّالحين!» "ہم پر بھی سلام ہو
اور تیرے نیک بندوں پر بھی!" پھر عالَمِ بالا کے فرشتوں نے یہ صدا بلند کی: «أَشهَدُ
أَن لَّا إِلٰه إِلَّا الله، وَأَشهدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبدُهٗ وَرَسُولُهٗ» پھر سلام وجواب کے
بعد اللہ تبارک تعالی نے اپنے حبیب کریم ﷺ سے بہت سی گفتگو فرمائی،
جس میں کچھ راز تھے، کچھ خبریں تھیں اور کچھ اَحکام[1]۔

(۷) معراج کی رات اس قُربِ خاص میں بِلا واسطہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب
کریم ﷺ سے وہ خاص باتیں کیں، جو کسی کے وَہم وگمان میں بھی نہیں آسکتیں۔
محدثینِ کرام فرماتے ہیں، کہ اللہ تعالی نے اس قُربِ خاص میں اپنے محبوب ﷺ پر
ایسا کرم فرمایا کہ حضور ﷺ خود فرماتے ہیں: «فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ
بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ»[2] "اللہ تعالی نے اپنا
دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا، تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی
چھاتی کے درمیان محسوس کی، اور اس کی برکت سے میں نے مشرق ومغرب کے علوم
جان لیے"۔ نبئ کریم ﷺ کی پُشتِ مبارک پر دستِ قدرت رکھے جانے سے یہ پتہ

---

(۱) "التفسيرات الأحمديّة" صـ٥٠٦. و"روح البيان" تفسير سورة الإسراء، تحت الآيات: ١-٧، ٥/ ١٢١.

(۲) "سنن الترمذي" أبواب التفسير، [باب ومن] سورة ص، ر: ٣٢٣٤، صـ٧٣٥.

چلتا ہے، کہ سرکارِ دوجہاں ﷺ کو شبِ معراج کس قدر قُربِ الٰہی میسّر آیا!۔

(۸) حضرت سیّدنا محمد بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے اللہ تعالی کو دیکھا ہے؟ رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «رَأَيْتُهُ بِفُؤَادِي مَرَّتَيْنِ»[۱] "میں نے اللہ تعالی کو دو ۲ بار دل سے (یعنی تصدیقِ قلب کے ساتھ) دیکھا" اس کے بعد سرورِ دوجہاں ﷺ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾[۲] "دل نے جھوٹ نہ کہا جو (آنکھ نے) دیکھا" یعنی جو آنکھ سے دیکھا، دل نے بھی اس کی تصدیق کی۔

(۹) بعض احادیث میں مذکور ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لِي مَعَ اللهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُ فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ»[۳] "میرے لیے خدا کے ساتھ ایک خاص وقت ہے، جس میں کسی مقرّب فرشتے یا مُرسَل نبی کی گنجائش نہیں"۔

شبِ معراج دیدارِ الٰہی، اقوالِ صحابہ کی روشنی میں

حضور نبئ کریم ﷺ کو اللہ تعالی کا دیدار حاصل ہوا یا نہیں؟ اس بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے زمانے ہی سے اختلاف رہا ہے، چنانچہ ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا وغیرہا اس بات کے قائل ہیں، کہ حضور ﷺ کو براہِ راست دیدارِ الٰہی نہیں ہوا، جبکہ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما، دیگر صحابہ اور تابعین وغیرہم کی رائے یہ ہے، کہ اللہ تعالی نے شبِ معراج اپنے حبیبِ کریم ﷺ کو، براہِ راست اور بے پردہ وحجاب دَولتِ دیدار سے شرفیاب فرمایا۔ چنانچہ

---

(۱) "تفسير ابن كثير" پ۲۷، سورة النجم، تحت الآيات: ٥-١٨، ٤/ ٢٥٥.

(۲) پ۲۷، النجم: ١١.

(۳) "الأسرار المرفوعة" للقاري، حرف اللام، ر: ٧٦٤، صـ١٩٧.

اس بارے میں چند روایات حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: «إنّا بنو هاشم نزعم أَنْ نقولَ: إنّ محمّداً قد رأى ربَّه مرَّتَين»[۱] "ہم بنی ہاشم (اہلِ بیت رسول اللہ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) تو کہتے ہیں، کہ بے شک محمد صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے رب تعالی کو دو۲ بار دیکھا"۔

(۲) حضرت سیّدنا عبد اللہ بن ابی سلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے دریافت کیا، کہ کیا رسول اللہ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے رب تعالی کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ "ہاں دیکھا"[۲]۔

(۳) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ "رسول اللہ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے رب تعالی کو دیکھا"۔ حضرت سیّدنا عکرمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان کے شاگرد کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ کیا حضور صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے رب تعالی کو دیکھا؟ فرمایا: "ہاں، اللہ تعالی نے موسی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے کلام رکھا، ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا خلیل بنایا، اور ہمارے آقا صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بلا حجاب اپنا دیدار کرایا"[۳]۔

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، [باب ومن] سورة والنجم، ر: ۳۲۷۸، صـ۷۴۵. و"الدر المنثور" سورة النجم، تحت الآية: ۱۳، ۷/ ۶۴۷.

(۲) "سنن الترمذي" ر: ۳۲۷۹، صـ۷۴۶. و"المعجم الأوسط" باب الهاء، من اسمه: الهيثم، ر: ۹۳۹۶، ۶/ ۴۵۹. و"الأسماء والصفات" باب ما جاء في قول الله جَلَّ وَعَلَا: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۞ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی﴾ ...إلخ، ۲/ ۱۹۰.

(۳) "الأسماء والصفات" باب ما جاء في قول الله جَلَّ وَعَلَا: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی﴾ ...إلخ، ۲/ ۱۹۰. و"الدر المنثور" سورة النجم، تحت الآية: ۱۳، ۷/ ۶۴۸.

(۴) حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «إنّ محمّداً ﷺ رأى ربّه تبارك وتعالى»[1] "یقیناً جناب محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھا"۔

(۵) حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: «أَتَعْجَبُونَ أَنْ تَكُونَ الْخَلَّةُ لِإِبْرَاهِيمَ، وَالْكَلَامُ لِمُوسى، وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَصَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ»[2] "کیا ابراہیم کے لیے دوستی اور موسی کے لیے کلام اور محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ تعجب ہے ؟!"۔

(۶) حضرت سیّدنا کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الله قَسَّمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى، فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ»[3] "اللہ تعالی نے اپنی رؤیت (دیدار) اور کلام کو حضور نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان تقسیم فرمادیا، حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دوبار رب تعالی سے ہم کلام ہوئے، اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دوبار اپنے رب کا دیدار کیا"۔

(۷) حضرت سیّدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: «إنَّ مُحَمَّداً ﷺ رَأى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ: (۱) مُرَّةً بِبَصَرِهِ، (۲) وَمَرَّةً بِفُؤَادِهِ»[4] "بے شک محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دو۲ بار اپنے رب تعالی کو دیکھا: (۱) ایک بار اس آنکھ سے، (۲) اور ایک بار دل کی آنکھ سے"۔

(۸) مَروان نے حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے رب کو دیکھا؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواباً ارشاد فرمایا: «نعم»[5] "ہاں"

---

(۱) "مسند البزّار" مسند أبي حمزة أنس بن مالك، ر: ٧١٦٥، ١٣/ ٤٢٦.
(٢) "مُستدرَك الحاكم"، كتاب التفسير، ر: ٣٧٤٧، ٤/ ١٤٠٤.
(٣) "تفسير ابن كثير" پ٢٧، سورة النجم، تحت الآيات: ٥-١٨، ٤/ ٢٥٤.
(٤) "المعجم الأوسط" باب الميم، من اسمه: محمد، ر: ٥٧٦١، ٤/ ٢١٥.
(٥) "مناهل الصفا في تخريج أحاديث الشفا" للسيوطي، ر: ٤١٧، صـ١٠٠.

یعنی حضور ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔

شبِ معراج دیدارِ الٰہی، اقوال علماء کی روشنی میں

(۱) حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے سوال کیا گیا، کہ کیا حضور نبیٔ کریم ﷺ نے اللہ تعالی کا دیدار کیا؟ آپ نے بار بار فرمایا: "رَآہُ رَآہُ رَآہُ". "رسولِ اکرم ﷺ نے اللہ تعالی کا دیدار کیا، دیدار کیا، دیدار کیا!" اور یہ جملہ اتنی بار دُہرایا کہ آپ کے سانس کا تسلسل ٹوٹ گیا"[1]۔

(۲) امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "إنّ الحسنَ كان يَحلِفُ بِالله: لقَد رَأى محمّدٌ ربَّه"[2] "امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قسم کھا کر فرمایا کرتے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب تعالی کو دیکھا"۔

(۳) امام شہاب الدین خَفاجی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "أنّ الأصحَ الراجح أنّه ﷺ رأى ربَّه بعَين رأسِه حين أُسرِي به، كما ذهب إليه أكثرُ الصحابة"[3] "زیادہ صحیح اور مختار یہی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے معراج کی رات، چشمانِ سر سے اپنے ربّ کا دیدار کیا، اور اکثر صحابہ کا بھی یہی مذہب ہے"۔

(۴) امام شرف الدین نَوَوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "إنّ الراجحَ عند أكثر العلماء إنّ رسول الله ﷺ رأى ربَّه بعَينَي رأسِه ليلةَ الإسراء؛ لحديث ابن عباس وغيره مما تقدّم، وإثباتُ هذا لا يأخذونه إلّا بالسماع من رسول الله ﷺ"[4]

---

(۱) "الروض الأنف في شرح السيرة النبوية" للسهيلي، ذكر الإسراء والمعراج، ٣/ ٢٧١.

(۲) "الشفا" القسم ١، الباب ٣، الفصل ٥، الجزء ١، صـ١٢٦.

(۳) "نسيم الرياض" القسم ١، الباب ٣، الفصل ٥، ٣/ ١٤٤.

(۴) "شرح النووي على مسلم" كتاب الإيمان، باب معنى قول الله ...إلخ، ٣/ ٥.

"اکثر علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ شبِ معراج رسول اللہ ﷺ نے چشمانِ سر سے دیدارِ الٰہی کا شرف پایا؛ کیونکہ حضرت سیّدنا ابن عبّاس کی روایت نیز دیگر روایات میں بھی اس کا ثبوت ہے، اور ان صحابہ نے حضور ﷺ سے سُن کر ہی اسے ثابت کیا ہے، پھر اس میں کسی قسم کا شک وشبہ مناسب نہیں!"۔

(۵) امام ابو القاسم قُشیری رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ امام ابو الحسن نُوری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: "شاهَد الحقُّ القلوبَ، فلم يرَ قلباً أشوقَ إليه من قلب مُحَمَّدٍ ﷺ، فأكرَمَه بالمعراج تعجيلاً للرُؤية والمكالمة"[۱] "حق تعالی نے تمام لوگوں کے دلوں میں سب سے زیادہ حضور نبئ کریم ﷺ کے قلبِ پاک کو اپنا مشتاق پایا، لہذا رسولِ اکرم ﷺ کو معراج کے ذریعے اپنا دیدار اور ہمکلامی کا جلد شرف بخشا"۔

(٦) امام شِہاب الدین قسطلانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: "مَن أثبتَ له أنّه رآه بقلبه، أنّ الرؤيةَ التي حصلت له خُلقت له في قلبه كما تخلق الرُؤية بالعَين لغيره، والرؤيةُ لا يشترط لها شيءٌ مخصوصٌ عقلاً، ولو جرت العادةُ بخلقها في العين"[۲] "جن لوگوں نے سروَرِ کونین ﷺ کے لیے رؤیتِ قلبی ثابت کی ہے، اُن کی مُراد یہ ہے کہ جس طرح کسی کی آنکھ میں بینائی پیدا کر دی جاتی ہے، اسی طرح حضور نبئ کریم ﷺ کے قلبِ اطہر میں بینائی پیدا کر دی گئی (جس سے رسول اللہ ﷺ نے حق تعالی کا مُشاہدہ کیا) اور دیکھنے کے لیے عقلاً کسی خاص جُزوِ بدن کا ہونا، یا کسی چیز کا پایا جانا ضروری نہیں، اگرچہ عادۃً بینائی آنکھ ہی میں پیدا ہوتی ہے "لیکن اللہ تعالی قادر ہے، کہ خرقِ عادت کے طَور پر آنکھ کے علاوہ کسی اَور عضو

(۱) "الرسالة القشيرية" فصل في بيان اعتقاد هذه الطائفة في مسائل الأصول، صـ۱۰.
(۲) "المواهب اللدنية" المقصد الخامس: الإسراء والمعراج، ۳/ ۱۰۵.

میں بینائی پیدا کردے؛ کیونکہ اسے ہر طرح کی قدرت حاصل ہے!۔

(۷) امام برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہیں: "واختلف في رؤيته ﷺ لربِّه تبارَك وتعالى تلك الليلةَ، فأكثرُ العلماء على وُقوع ذلك: أي أنّه ﷺ رآه ﷻ بعَين رأسِه"[1] "دیدارِ الٰہی کے بارے میں اگرچہ اختلاف ہے، مگر اکثر علماء اسی بات کے قائل ہیں کہ حضور نبئ کریم ﷺ نے اپنی چشمانِ سر سے ربّ تعالی کا دیدار کیا"۔

(۸) مفسّرِ قرآن علّامہ اسماعیل حقّی رحمۃ اللہ تعالی شبِ معراج دیدارِ الٰہی کے بارے میں عقلی دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "ومِن المُحال أن يدعوَ كريمٌ كريماً إلى دارِه ويضيِّف حبيبٌ حبيباً في قصرِه، ثمّ يتستر عنه ولا يُريه وجهَه"[2] "یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی کریم کسی کریم کو دعوت دے کر بلائے، اور کوئی حبیب اپنے محبوب کو اپنے محل میں مہمان بنائے، پھر اس سے چُھپ جائے اور اسے اپنا چہرہ نہ دِکھائے!"۔

(۹) مفسّرِ قرآن علّامہ سیّد محمود آلُوسی بغدادی رحمۃ اللہ تعالی شبِ معراج دیدارِ الٰہی کے قائلین کا مَوقِف نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "إنّه عليه الصلاة والسلام رأى ربَّه سبحانه وتعالى بعينه"[3] "تاجدارِ رسالت ﷺ نے اللہ تعالی کو اپنی چشمانِ مبارک سے دیکھا"۔

(۱۰) حضرت شاہ عبد الحق محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ "کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ حضور نبئ کریم ﷺ کو اس مقامِ رفیع پر لے جائیں، اور خَلوَتِ خاص میں حضوری کرائی جائے، اور سب سے اعلیٰ واقصیٰ مطلوب جو کہ دیدارِ باری تعالی ہے، اس سے مشرَّف نہ کیا جائے!"[4]۔

---

(۱) "السيرة الحلبية" باب ذكر الإسراء والمعراج ...إلخ، ۱/ ۵۷۳.
(۲) "تفسير روح البيان" پ۲۷، سورة النجم، تحت الآية: ۱۸، ۹/ ۲۳۱.
(۳) "تفسير روح المعاني" پ۲۷، سورة النجم، تحت الآيات: ۱۸-۳۲، ۱۴/ ۵۴.
(۴) "مدارج النبوۃ" باب ششم، دیدارِ الٰہی میں اختلافِ سلف، جزء۱، ص۱۷۳۔

(۱۱) امام اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ "شرح ہمزیّہ" کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ "موسی علیہ الصلوۃ والسلام کو دولتِ کلام عطا ہوئی، ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ویسی ہی شبِ اِسراء ملی، اور زیادتِ قُرب اور چشمِ سر سے دیدارِ الٰہی اس کے علاوہ۔ اور بھلا کہاں کوہِ طور جس پر موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے مُناجات ہوئی! اور کہاں مافوق العرش جہاں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام ہوا!"[1]۔

واقعۂ معراج اور اس میں حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیدارِ الٰہی کا شرف ملنا، اس بات پر دلیل ہے کہ اگر بندے کی طلب سچی ہو، قول وفعل میں اِخلاص ہو، اور فرائض وواجبات کی پابندی کرے، تو اللہ تعالی اپنے بندہ پر خوب اِنعام واِکرام فرماتا ہے، اُس پر اپنی رحمتوں کا نُزول فرماتا ہے، اس کی بے حساب بخشش ومغفرت فرماتا ہے، اور اُسے عُروج وبلندی سے سرفراز فرماتا ہے۔ لہٰذا اللہ ورسول کے اَحکام وتعلیمات پر عمل کریں، فرائض وواجبات کی پابندی کریں، اعمالِ صالحہ پر کاربند رہیں، گناہوں سے اجتناب برتیں، اور اللہ تعالی کے نیک بندے بن کر رہیں!۔

اللہ تعالی ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے، ہمارے گناہوں کو مُعاف فرمائے، اور ہمیں اپنا فرمانبردار بندہ بنائے، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خيرِ خلقِه سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب العقائد والکلام، رسالہ: "منبه المنية بوصول الحبيب إلى العرش والرؤية"، ۱۸/۴۰۷۔